Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | سوموار: ۱۷ رجب ۱۴۱۳ھ، ۱۱ صلح ۱۳۷۲ ہش، ۱۱ جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۹

تقویٰ اختیار کرو

جو شخص جرأت کے ساتھ گناہ۔ فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے۔
اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو۔ تو تقویٰ اختیار کرو۔ اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مذہب کے نام پر ہونے والے ظلم کا کوئی بھی تعلق خدا یا مذہب کے بانیوں سے نہیں

ہم اپنے خون کا آخری قطرہ پیش کر دیں گے مگر دین کو تنگ نظری کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے

گذشتہ سال قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف اہل مذاہب کے درمیان محبت اور لطف کے ایمان افروز مناظر کا تذکرہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قادیان کے ۱۰۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر لندن سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونیوالا افتتاحی خطاب

(یہ خطاب ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آج جماعت احمدیہ (-) عالمگیر ایک ایسے عجیب جلسے میں شریک ہے جس کی کوئی مثال جب سے کائنات بنی ہے اس سے پہلے چاند اور سورج اور آسمان کے سیاروں نے دیکھی نہیں تھی۔ نہ نزدیک کے سیاروں نے ایسا منظر دیکھا نہ دور کے ستاروں نے، یہ واقعہ پہلی دفعہ آج ہوا ہے اور آئندہ (اللہ نے چاہا تو) ہوتا چلا جائے گا یہ ایک ایسا عجیب و غریب جلسہ ہے جو لندن سے لندن میں قادیان کے لئے منعقد ہو رہا ہے اور قادیان کے سامعین اور حاضرین جلسہ بھی اس جلسہ میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح مشرق بعید کی مختلف قومیں، کل عالم کے تمام انسان آج اس جلسہ میں شرکت کی استطاعت پا چکے ہیں۔ دیکھنے والے جہاں ہوں گے، احمدی اور ان کے دوست اور ان کے مہمان آج مشرق میں بھی جلسے میں شریک ہیں مغرب میں بھی شریک ہیں۔ لاس اینجلز میں بھی آج جلسے کا دن ہے مگر اس وقت وہاں وقت اَور ہے۔ آدھی رات کو دو بجے کا وقت ہوگا اور وہاں کرسمس کا دن اس رات کے ذریعے اختتام کو پہنچ رہا ہے مختلف جگہوں پر شرابوں کے نشے میں دھت حد سے زیادہ کھائے ہوئے مصیبتوں میں مبتلا کرسمس کی رات کاٹنے کے لئے اب اپنے بستروں کی طرف الگ ہو رہے ہوں گے اور احمدی تہجد کے وقت اٹھ رہے ہیں۔ جلسے کی تیاری سے پہلے اس عالمی جلسے میں شرکت کے لئے اپنے بچوں کو جگا کر اپنے اپنے علاقوں میں جہاں جہاں بھی جانا ہے جہاں بھی سہولتیں مہیا ہیں وہاں اکٹھے ہو کر خدا کی یاد کے لئے اس پاک وقت میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ اسی طرح جاپان میں بھی اس وقت آج ہی کی شام کے سات بج چکے ہیں اور پاکستان میں اس وقت تین بجے سے کچھ زائد کا وقت ہوگا قادیان میں جو لوگ اس جلسے کو دیکھ رہے ہیں وہاں ساڑھے تین سے کچھ زائد کا وقت ہے غرضیکہ دنیا کے تمام ممالک پر ایک سرسری سی اڑتی ہوئی نگاہ ڈال کر دیکھیں یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ آج کے لمحات تمام دنیا کے چوبیس گھنٹے کے لمحات بنتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ آواز جو آپ اس وقت سن رہے ہیں۔ اس وقت انگلستان میں دس بجکر آٹھ منٹ ہیں وہ ہر لمحہ دنیا کے گرد برابر اس وقت گونج رہی ہے کہیں دن کے وقت کہیں رات کے وقت کہیں شام کے جھٹپٹے کے وقت کہیں شفق کے ساتھ غرضیکہ یہ آواز اس عالمی شکل میں اس صورت کے ساتھ جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے نمائندے کی ہے، کل عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے کے لمحات آج ان چند لمحات میں سکڑ کر اکٹھے ہو گئے ہیں یہ طلسماتی لمحات سے زیادہ حسین حقیقت کے لمحات ہیں (-) اللہ تعالیٰ نے جو آسمان پر منصوبے بنائے آج وہ زمین پر حقیقت بن کر ہمارے سامنے اتر رہے ہیں۔

گذشتہ جلسہ قادیان کی حسین یادیں

اہل قادیان اس وقت جس جلسے میں شریک ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تعداد آٹھ نو ہزار ہو گی گذشتہ سال میں وہاں گیا تھا تو اس وقت توقع سے بہت بڑھ کر آخری جلسے میں چوبیس ہزار کے قریب احباب جماعت اور مہمان شریک ہوئے تھے لیکن ۸/۹ ہزار کے لحاظ سے بھی اس وقت قادیان میں بہت رونق ہو گی اور وہ مناظر میرے سامنے آ رہے ہیں کہ جب ہم قادیان کی گلیوں میں گھوم رہے تھے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا وہ شعر یاد آ رہا ہے جو آپ نے لندن میں قادیان کے لئے کہا تھا۔ آج یہ شعر ایک مرتبہ پھر پورے درد کے ساتھ ہم پر صادق آ رہا ہے۔ آپ نے ۱۹۲۴ء میں جب لندن میں اس (بیت الذکر) اور اس مشن کی بنیاد رکھی تھی فرمایا:

یا تو ہم پھرتے تھے اُن میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

پس آج ہماری تصویریں جیسے آج ہم یہاں سے دکھائی دے رہے ہیں۔ اہل قادیان ہی نہیں تمام دنیا کے دوسرے ممالک میں احمدی اور دیگر مہمان دیکھ رہے ہیں اور میری چشم تصور مختلف جگہوں پر گھومتے ہوئے مختلف نظارے دیکھ رہی ہے مجھے اہل ربوہ بھی دکھائی دے رہے ہیں مجھے پاکستان کی جماعتوں میں کراچی کی جماعت بھی دکھائی دے رہی ہے لاہور کی بھی شیخوپورہ کی بھی اور سرگودھا کی بھی اور سیالکوٹ کی وہ جماعتیں بھی جن کے گاؤں میں رہنے والے ایسے معمر احمدی جو زندگی کے آخری دموں تک پہنچے ہوئے ہیں کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دوبارہ مجھے دیکھ سکیں گے لیکن خدا تعالیٰ نے مواصلاتی سیارے کے ذریعے جو انتظام فرمائے اس کے ذریعے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک قسم کی ملاقات ان سے ہوگئی۔

ایک مخلص احمدی خاتون کے جذباتِ محبت

کل کی بات ہے امیر صاحب سیالکوٹ جو ایک ڈیڑھ مہینے کی رخصت کینیڈا میں گزار کر واپس سیالکوٹ جا رہے تھے مجھے ملنے آئے اور مجھے بتایا کہ وہاں غالباً گھٹیالیاں یا سیالکوٹ کے کسی بڑے گاؤں کی بات ہے ایک معمر خاتون جنہوں نے (۔۔) خطبہ دیکھا اور اس میں شریک ہوئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح خطبہ دیا جا رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہ میں نے کیا دیکھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ امیر صاحب کی آنکھوں سے بھی یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے آنسو جاری تھے کہہ رہے تھے کہ وہ منظر بیان نہیں کیا جا سکتا ایسے درد سے وہ بیان کر رہی تھیں اور بے اختیار دعائیں دے رہی تھیں جسوال برادران کو کہ اللہ ان کی نسلیں برکتوں سے بھر دے قیامت تک ان پر رحمتیں نازل فرمائے انہوں نے یہاں بیٹھے ہمیں وہ دیدار ممکن کرا دیئے جن کے لئے ہم ترستے تھے اور یہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ یہ دیدار ممکن ہو سکے گا۔ (اس مرحلے پر احباب نے جسوال برادران زندہ باد کے نعرے لگائے)

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ نئی ایجادات نے عجیب مناظر پیدا کر دیئے ہیں۔

قادیان میں محبت کی دل گداز فضا

قادیان کے جلسے میں گذشتہ سال جب میں شامل ہوا تھا وہاں کی گلیوں میں قدم قدم چلتے ہوئے جو نظارے میں نے دیکھے وہ میرے سامنے ہیں کس طرح فضا مرتعش تھی یوں لگتا تھا کہ بجلی کے کوندے ہیں جو فضا میں دلوں سے دلوں تک منتقل ہو رہے ہیں۔ ایسی عجیب کیفیت تھی کہ اس میں مذاہب کے تفرقے مٹ گئے تھے ملکوں کے فاصلے ختم ہو گئے تھے۔ مختلف قوموں کے لوگ مختلف ملکوں سے آکر وہاں چل پھر رہے تھے اور ایسی محبت تھی ایک دوسرے سے اور ایسا پیار سینوں سے ابل کر دوسرے سینوں میں منتقل ہو رہا تھا کہ نہ صرف قوموں کے فاصلے مٹے بلکہ مذاہب کے بھی مٹ گئے۔ جو ہندو وہاں ہوتے تھے جو سکھ وہاں کھڑے ہوتے تھے ان کے دلوں سے بے اختیار محبت کی لپٹیں نکل نکل کر دلوں کو اپنی طرف کھینچتی تھیں۔ محبت سے وہ آگے بڑھ بڑھ کر مصافحوں کے لئے ہاتھ بڑھاتے تھے مجھے یاد ہے کہ اس وقت ایک بوڑھے سکھ تھے وہاں کھڑے ہوئے وہ ہاتھ آگے بڑھانے لگے تو پہریدار نے اپنی طرف سے احتیاط کی اور انہیں روک دیا اس کا ہاتھ ان کو سختی سے لگا ہوگا لیکن خدا گواہ ہے اس سے زیادہ سختی سے میرے دل پر پڑا میں پلٹ کر ان کی طرف بڑھا ان کو کھینچ کر سینے سے لگایا انہوں نے کہا آپ نے تو میری آرزو پوری کر دی رات یہی سوچتے سوچتے سویا تھا کہ کاش مجھے دیدار نصیب ہو جائے اور بڑے پیارے رنگ میں انہوں نے خدا کا نام لیا کہ دیکھو میرے خدا نے میرے دل کی تمنا کو کس عجیب رنگ میں پورا کر دیا ہے اور یہ واقعہ ایک نہیں دو نہیں بیسیوں ایسے واقعات تھے جو ہوتے چلے جا رہے تھے۔

ایک معصوم سکھ بچے کی والہانہ محبت

دارالانوار کی طرف جاتے ہوئے اب تک مجھے یاد ہے کہ وہاں کوٹھے پر ایک سکھ بچہ دیکھا چھوٹا سا بہت ہی پیارا بچہ تھا۔ یوں ہاتھ جوڑ کر جیسے وہ بنتی کرتے ہیں کوٹھے پر چڑھا دور سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ کسی نے دکھایا تو وہاں میں ٹھہر گیا اس کے ماں باپ کو اشارہ کیا کہ اسے نیچے لے کر آئیں۔ اس کے بعد روزانہ کا یہی دستور تھا کہ وہ ضرور باہر کھڑا ہوا ملتا تھا اور اس کو میں گودی میں لیتا تھا پیار کرتا تھا آخری چند دنوں میں میں وہاں نہیں جا سکا کچھ دوسری مصروفیات تھیں کچھ بیماری تھی لیکن ایک دفعہ جب میں (رات کی عبادت کے بعد) ذرا دیر سے واپس آ رہا تھا تو باہر اس کے باپ کو اس بچے کو گودی میں لئے ہوئے دیکھا وہ سو چکا تھا مگر روتے روتے سو چکا تھا باپ نے بتایا کہ جب سے آپ نے یہاں آنا بند کیا ہے اس نے ہمارے گھر میں چین نہیں رہنے دیا۔ ہر روز کہتا ہے وہ کہاں گئے ہیں کیوں نہیں آتے اور آخر آج اس نے مجبور کیا کہ میں سوؤں گا نہیں جب تک آپ مجھے وہاں لے کر نہیں جائیں گے۔ پس میں اسے اٹھا کر آپ سے ملانے لایا تھا مگر روتے روتے یہ سو چکا ہے میں نے اسے پیار کیا۔ دوسرے دن صبح بلایا۔

یہ جو نظارے ہیں۔ بین الاقوامی انسانی محبت کے نظارے یہ درحقیقت (دین حق) کے اعلیٰ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے اور اسی کی طرف درحقیقت آج میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

بہت بدنصیبی ہے انسان کی کہ انسان نے مذہب کے نام پر دوسرے انسانوں کے لئے نفرتیں پیدا کر دی ہیں اور مذہب کے نام پر انسان کو انسان کے قریب لانے کی بجائے انسان کو انسان سے دور کرتا چلا جا رہا ہے کسی ایک مذہب کا یہ حال نہیں دو مذاہب کا یہ حال نہیں تمام دنیا کے مذاہب کے رہنما آج کل اسی شغل میں مصروف ہیں۔ کہیں یہودیت کے نام پر دوسروں سے نفرت کی تعلیم دی جا رہی ہے کہیں عیسائیت کے نام پر لوگوں کے جذبات کو بھڑکایا جا رہا ہے کہیں ہندومت کے نام پر انسان کو ظلم کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے کہیں اسلام کے نام پر! وہ نام جو صلح اور صفائی اور امن کا نام ہے وہ نام جو محبت کا نام ہے۔ جو خدا کی طرف سے یہ پیغام ہے کہ مسلمان کی طرف سے تمام دنیا ہمیشہ کے لئے امن میں آ چکی ہے۔ اس نام پر بھی دوسروں پر ظلم و ستم کرنے ان کے حقوق چھیننے کی تعلیم دی جا رہی ہے اور تمام مذاہب کی بنیادی حقیقتوں کو یکسر فراموش کر دیا گیا ہے

بوسنیا کے مسلمانوں پر مظالم

یورپ کے لوگ جو تمام دنیا کو بظاہر امن کا پیغام دیتے ہیں بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام دیکھ رہے ہیں اور ایسے ایسے خوفناک نظارے دیکھ رہے ہیں جنکی نظیر ہٹلر کے زمانے میں بھی مشکل سے ملے گی۔ دیہات کے دیہات ظالمانہ طور پر اس طرح قتل کر دیئے گئے کہ ایک گاؤں کے کچھ باشندے جو بمشکل جان بچا کر یورپ پہنچے ان سے جب ہمارے احمدی دوست ملنے کے لئے گئے ان سے ہمدردی کی محبت کا اظہار کیا۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ ایسی کیفیت تھی کہ ان کے جذبات سرد پڑ چکے تھے معلوم ہوتا تھا کہ انسانیت خشک سی ہو گئی ہے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کریں۔ کچھ امیر محبت اور پیار کے نتیجے میں ہلکی ہلکی سی محبت کی نرمی پیدا ہونی شروع ہوئی جیسے زندگی میں لوٹ کر آ رہے ہوں اور پھر انہوں نے بتایا کہ ہم چند آدمی بوسنیا کے جس گاؤں سے بچ کر آ رہے ہیں اس کی ۲۵ ہزار کی آبادی تھی تمام کی تمام تہہ تیغ کر دی گئی۔ ہم جو چھپ کر اس جگہ سے بچ کر نکلے ہیں ہمارے سوا ایک بھی زندہ باقی نہیں۔

تو اس طرح دیہات کے دیہات کے قتل عام ایسے کئے جا رہے ہیں کہ کبھی تاریخ میں پڑھتے تھے کہ ھلاکو خان نے کئے یا قبلائی خان نے کئے یا چنگیز خان نے کئے وہ تاریخی باتیں تھیں جو اس زمانے میں تصور بھی نہیں کی جا سکتی تھیں کہ ایسا ہو گا لیکن یورپ میں عیسائیت کے نام پر دنیا کو محبت کا پیغام دینے والے یورپ میں بھی آج وہ ساری سفاکی کی داستانیں دہرائی جا رہی ہیں۔

بابری مسجد کے سانحے کے بعد دردناک واقعات

ہندوستان میں بابری مسجد کے سلسلے میں جو کچھ ہوا۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ کتنا دردناک واقعہ ہے کہ تمام ہندوستان میں اس ہندوستان میں جو تمام دنیا کو پیغام دیا کرتا تھا کہ ہم دنیا کی سب سے بڑی ڈیموکریسی (جمہوریت) ہیں۔ ہم وہ ڈیموکریسی ہیں جہاں مذہب کے نام پر کوئی تفریق نہیں۔ ہم انصاف کے نام پر قائم ہونے والی ڈیموکریسی ہیں۔ وہاں عدالت عالیہ کے فیصلے کے باوجود اس فیصلے کے احترام کو پارہ پارہ کرتے ہوئے دن دیہاڑے تمام دنیا اور حکومت کی نظر کے سامنے بابری مسجد کی ایک ایک اینٹ اکھاڑ کر پھینک دی گئی اور اس پر مندر تعمیر ہونا شروع ہوا اور اس واقعہ نے تمام دنیا میں نفرت کی جو لہریں دوڑا دیں وہ ایسی خطرناک ہیں اور ایسی زہریلی ہیں کہ ان کے اثر سے ہندوستان کے علاوہ دور دراز کے ملک بھی محفوظ نہیں رہ سکے۔ ایسے وحشیانہ نظارے ساری دنیا میں دیکھے گئے کہ ان نظاروں کی آنکھیں تاب نہیں لاتیں دل ان نظاروں کو دیکھ کر لرز اٹھتے ہیں اور انسان کی روح گریہ و زاری کرتی ہے کہ انسانیت کس مقام پہ جا پہنچی ہے کیسی دردناک باتیں ہیں کہ معصوم بچوں کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔ کیوں جلایا گیا؟ خدا کے نام کے تقدس کی بحالی کے لئے؟ کیا کوئی انسانی عقل یہ بات سوچ سکتی ہے؟ کہ معصوم بچوں کو آگ میں جھونکنے سے خدا کا تقدس قائم ہو سکتا ہے۔ اس منہدم مسجد کی اینٹیں کیا واپس اپنی اپنی جگہ پر لگ جائیں گی اگر کوئٹہ میں معصوم ہندو بچوں کو زندہ آگ میں جھونکا جائے گا اور اگر اس کے نتیجے میں دوسری جگہ مسلمانوں نے بے اختیار ہو کر بعض مندر منہدم کئے تو سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو زندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگ میں جلاتے سے کیا وہ منہدم مندر دوبارہ اپنی جگہ پھر قائم ہو جائیں گے۔ کون خدا ہے جو ان باتوں سے خوش ہوگا۔ اس کا کیا نام رکھا گیا ہے۔ اسے رام کہو یا پرماتما بولو یا واہے گورو کہدو یا اللہ کہہ کر پکارو وہ خدا جو اس کائنات کا خدا ہے جو تمام مذاہب کا بانی ہے کیا وہ خدا ان نظاروں کو دیکھ کر خوش ہوگا کہ ہاں یاں تم نے اپنے مذہب کی لاج رکھ لی ہے۔ ہرگز نہیں۔ خدا اور نفرت کا کوئی دور سے بھی تعلق نہیں۔ انسانی قدروں کو پامال کرنے کی دنیا کا کوئی مذہب بھی اجازت نہیں دیتا۔ اور اس کے باوجود یہ جاہلانہ کھیل کھیلے گئے ہیں۔

تمام مظالم کی ذمہ دار مذہبی تنگ نظری ہے

جہاں تک میں نے تجزیہ کیا ہے درحقیقت ان تمام مظالم اور سفاکیوں کی ذمہ داری مذہبی راہنماؤں پر عائد ہوتی ہے اور سب سے زیادہ وہ خدا کی طرف سے سختی سے اس معاملے میں پوچھے جائیں گے۔ ہم اپنی زبان میں جسے (مذہبی تنگ نظری) کہتے ہیں۔ یہ (۔) کوئی اسلام سے خاص نہیں۔ ہندو (مذہبی تنگ نظر) بھی ہیں اور عیسائی (مذہبی تنگ نظر) بھی ہیں اور یہودی (مذہبی تنگ نظر) بھی ہیں اور سکھ (مذہبی تنگ نظر) بھی ہیں۔ (مذہبی تنگ نظری) ایک ٹیڑھی کج سوچ کا نام ہے ایک انسانیت سے گرے ہوئے انداز فکر کا نام ہے اور جس مذہب میں بھی یہ اندازِ فکر راہنما بن جائے وہ قوم کی ساری اعلیٰ اقدار کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ اس مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتی۔ بس یہ (مذہبی تنگ نظری) ہے۔ جو آج تمام بنی نوع انسان کے لئے خطرہ ہے اسے آپ پنڈت کا نام دے دیں یا پادری کہہ کر پکاریں یا ربائی کہہ دیں لیکن (مذہبی تنگ نظری) جس بھیس میں، بھی ہو (مذہبی تنگ نظری) ہی رہے گی اور جیسا کہ میں بعض اقتباسات آپ کے سامنے پڑھ کر سناؤں گا آپ کو یہ حقیقت حال معلوم ہوگی کہ واقعۃً جو کہہ رہا ہوں بلعینہٖ درست ہے اور مذاہب کے نام پر جتنا ظلم وستم برپا کیا جا رہا ہے اس کا کوئی بھی تعلق خدا تعالیٰ کی ذات سے یا مذاہب کے بانیوں سے نہیں ایک بھی مذہب کا بانی نہیں جس نے دوسرے انسان کے خلاف ظلم کی تعلیم دی ہو۔ ایک بھی نہیں۔ ساری کائنات میں چراغ لے کر ڈھونڈیں آپ کو کہیں کسی ایسے بانی کا ذکر نہیں ملے گا۔ جس نے خدا کے نام پر کسی مذہب کی بنیاد ڈالی ہو اور بنیاد ظلم کی رو سے رکھی گئی ہو۔ نفرت کی رو سے رکھی گئی ہو۔ دوسرے انسانوں پر ظلم وستم روا رکھنے کے تصور پر بنیاد رکھی گئی ہو۔ تمام مذاہب اپنے آغاز میں مظلومیت کی اینٹوں سے مذاہب کی بنیاد رکھا کرتے ہیں۔ ایک بھی ایسا مذہب نہیں جو مظلوم نہ ہو یعنی اپنے آغاز میں، جسے ظالموں نے بعد میں ظالم نہ بنا دیا ہو۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اسلام کی تعلیم تو اس معاملے میں ایسی واضح اور اتنی روشن ہے کہ بابری مسجد کے منہدم کرنے کے نتیجے میں دنیا کے پردے پر کسی ایک مسلمان کو بھی اسلام یہ حق نہیں دیتا تھا کہ وہ کسی مندر کو یا کسی گوردوارے کو یا کسی اور مذہب کی عبادت گاہ کو ترچھی نظر سے بھی دیکھ سکے ایک جگہ ظلم کے نتیجے میں دوسری جگہ ظلم کا کوئی جواز نہیں جو ظالم ہے اس کو ظلم کی سرزنش کرنا یہ انسان کا حق ہے لیکن ظالم کے ظلم کے نتیجے میں کسی معصوم کا گلا دبا دینا اسکی دنیا کا کوئی مذہب تعلیم نہیں دیتا۔ میں چند اقتباسات تاریخ اسلام سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

عبادت گاہوں کے احترام کی شاندار تاریخ

حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جو عبادت گاہوں کے احترام کی تعلیم کی اس کے متعلق کینیڈا کے جلسے میں ایک عبارت پڑھ کر سنا چکا ہوں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جب سینٹ کیتھرائن جو کوہ سینا میں واقع ہے اس کے راہبوں کے لئے ایک پروانہ لکھا جس میں ہدایت جاری فرمائی کہ ہمیشہ کے لئے ان کی عبادت گاہوں کو امن عطا کیا جاتا ہے کوئی مسلمان ان عبادت گاہوں کو ٹیڑھی آنکھ سے نہ دیکھے۔ یہ ایسی عظیم الشان عبارت ہے۔ ایسا پروانہ آزادی مذہب ہے جس سے متاثر ہو کر ایک مشہور مؤرخ ایڈمنڈ اولے نے لکھا،

"یہ ایک نہایت وقیع اور عظیم الشان پروانہ آزادی ہے اور دنیا کی تاریخ میں اعلیٰ درجے کی مساوات کی ایک قابل وقعت شریفانہ یادگار ہے"

اسی تعلیم کو لے کر خلفائے راشدین آگے بڑھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المقدس کی فتح پر عیسائیوں کو جو مراعات دیں ان کے متعلق تاریخ طبری میں لکھا ہے "اہل ایلیا کو جان ومال کی آزادی دی جاتی ہے" یہ وہ پروانہ تھا جو حضرت عمر نے مفتوحہ علاقوں کے عیسائیوں کے لئے لکھا

"اہل ایلیا کو جان ومال کی آزادی دی جاتی ہے۔ ان کے کنیسوں کی آزادی تسلیم کی جاتی ہے ان کی ساری قوم کی آزادی کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ ان کے کنائز کو نہ توڑا جائے گا نہ انہیں نقصان پہنچایا جائے گا۔ نہ ان کو دین بدلنے پر مجبور کیا جائے گا نہ ان کو مذہبیت کی اساس پر خواہ مخواہ تکلیف دی جائے گی نہ ان کی صلیب اور دوسری چیزوں کو برباد کیا جائے گا"

(تاریخ طبری فتح بیت المقدس جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

دمشق میں عیسائیوں کا ایک گرجا تھا جو خاندان بنو نصر کی جاگیر میں آگیا تھا۔ عیسائیوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں اس کا دعویٰ کیا اور انہوں نے اس کو واپس دلا دیا۔ عیسائیوں کا گرجا ایک مسلمان کی جاگیر میں واقع تھا اس کے باوجود حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جاگیر کے حقوق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گرجا عیسائیوں کو واپس دلا دیا۔ ایک اور مسلمان نے ایک گرجے کی نسبت دعویٰ کیا کہ اس کی جاگیر میں ہے لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اگر یہ عیسائیوں کے معابد میں داخل ہے تو تم اسے نہیں پا سکتے۔

دمشق میں عیسائیوں کا سب سے بڑا کلیسا یوحنا تھا۔ حضرت امیر معاویہ اور عبدالملک بن مروان نے بیش قرار قیمت دے کر مسجد میں شامل کرنا چاہا لیکن عیسائی راضی نہیں ہوئے ولید نے بھی یہ کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ بالآخر اس نے جبراً گرجے کو منہدم کرا کے مسجد میں شامل کر لیا۔ حتّٰی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا دور خلافت آگیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی پاکیزہ روح

حضرت عمر بن عبدالعزیز اگرچہ نہ صحابی تھے اور نہ خلفائے راشدین میں رسماً شامل کئے جا سکتے تھے لیکن چونکہ بہت ہی پاکیزہ روح رکھتے تھے اور غیر معمولی حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت سے پیار تھا اس لئے تمام بڑے بڑے علماء اور مسلمان مذہبی رہنماؤں نے انکو عملاً خلافت راشدہ میں شامل سمجھا ہے۔ یعنی سو سال کا فاصلہ تھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے لیکن خلفائے راشدین کا زمانہ جو چوتھے خلیفہ کے بعد منقطع سمجھا گیا اس زمانے کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بھی ملا دیا گیا کیونکہ انکی خلافت میں خلافتِ راشدہ کی تمام شان پائی جاتی تھی یہ اسکی مثالیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

اس کلیسا کو منہدم کر دیا گیا اور مسجد میں شامل کر لیا گیا اور پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز کا دور خلافت آیا تو عیسائیوں نے اسکی واپسی کی درخواست کی۔ اور انہوں نے اس کو واپس کر دیا۔ لیکن تمام مسلمانوں کو اس کا سخت رنج ہوا انہوں نے اس کے عوض میں غوطے کے تمام گرجے ان کے حوالے کئے اور ان کو اس مطالبے سے باز رکھا کہ اسے دوبارہ، وہ مسجد جو بن چکی تھی اسے گرجے میں تبدیل کر دیا جائے۔ لیکن جہاں تک حضرت عمر بن عبدالعزیز کا تعلق ہے آپ نے وہ فیصلہ ان کے حق میں صادر فرما دیا کہ باوجود اس کے کہ مسجد بن چکی تھی، کیونکہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ عیسائیوں کے منشا کے خلاف ان کے گرجے کو مسجد میں تبدیل کیا گیا تھا اس لئے ان کا حق ہے کہ دوبارہ اس مسجد کو منہدم کر کے گرجے میں بدل دیں۔

ایک پادری صاحب کا اعتراف

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ایک نسطوری پادری نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا اس کا ایک فقرہ سننے اور پڑھنے کے لائق ہے۔ لکھتے ہیں:

مسلمان ہمارے دین کی حفاظت کرتے ہیں ہمارے پادریوں اور قریسیوں کا احترام کرتے ہیں اور ہمارے گرجوں اور کلیساؤں کو جاگیریں عطا کرتے ہیں۔

حضرت اقدس (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون پر قلم اٹھاتے ہوئے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام عبادت خانوں کا میں ہی حامی ہوں اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرض نہ کرے"

پھر فرمایا:

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلے کے لئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادت خانوں اور فقراء کے خلوت خانوں سے تعرض نہ کرے اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصب کے طریقوں سے دور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے۔

شہنشاہ بابر کا شاندار نمونہ

ہندوستان پر مسلمان بادشاہوں کا جو دور آیا انہوں نے بھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت اور خلفائے راشدہ کی سنت کی پیروی کی کوشش کی۔ سب سے اہم بادشاہ مغل بادشاہوں میں شہنشاہ بابر ہیں۔ انہوں نے اپنے جانشین ہمایوں کے لئے ایک نصیحت لکھی جو اسی طرح تحریری طور پر آج تک محفوظ چلی آرہی ہے۔ اس میں شہنشاہ بابر جو مغلیہ سلطنت کے بانی تھے اپنے بیٹے ہمایوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اے پسر! سلطنت ہندوستان مختلف مذاہب سے پُر ہے۔ الحمدللہ کہ اس کی بادشاہت تمہیں عطا ہوئی۔ تمہیں لازم ہے کہ تمام تعصبات مذاہب لوحِ دل سے دھو ڈالو اور عدل و انصاف کرنے میں ہر مذہب و ملت کے طریق کار کا لحاظ رکھو جس کے بغیر ہندوستان کے لوگوں کے دلوں پر قبضہ نہیں کر سکتے۔"
یعنی مقصد دلوں پر قبضہ تھا نہ کہ زبردستی ان کے معبد خانوں پر قبضہ کرنا مقصود تھا۔

یہ لمبی عبارت ہے اس میں یہی تاکید بار بار چلی جا رہی ہے کہ میں تمہیں بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ کسی مذہب کے معبد میں دخل اندازی کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔ ان کو کھلی مذہبی آزادی دو اور ہر قسم کی مدد جو بادشاہوں پر لازم ہے وہ مدد دینے میں ہرگز تردد نہ کرو۔ شہنشاہ اورنگ زیب کا نام بعد کے مؤرخین نے کئی قسم کے الزامات سے گندا کر دیا ہے اور خصوصاً سکھوں میں اورنگ زیب کے لئے عمداً تحریک کے ذریعے ایک نفرت پیدا کی گئی ہے لیکن انصاف پسند سکھ مؤرخین نے بعد میں گہری تحقیق کے بعد اکثر الزامات کو غلط قرار دیا میں اس تفصیل میں تو اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ کیا غلطیاں ہوئیں یا کیا نہیں ہوئیں لیکن جو اصول وہ پیش نظر رکھتے تھے اس کا تحریری ثبوت ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے ابوالحسن کو ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۶۵ کو یہ تحریر دی،

"ہماری پاک شریعت اور سچے مذہب کی رُو سے یہ ناجائز ہے کہ غیر مذہب کے قدیم مندروں کو گرایا جائے ہماری اطلاع میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض حاکم بنارس کے گرد و نواح کے ہندوؤں پر ظلم و ستم کرتے ہیں اور مذہبی معاملات میں دخل دیتے ہیں اور ان برہمنوں کو جن کا تعلق پرانے مندروں سے ہے ان کو ان کے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے لہٰذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ کوئی شخص ہندوؤں اور برہمنوں کو کسی بھی وجہ سے تنگ نہ کرے اور نہ ان پر کسی قسم کا ظلم روا رکھے"۔

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ کُلی مذہبی آزادی دی اور معابد کی، خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں حرمت کو بڑی شدت کے ساتھ قائم فرمایا بلکہ انسانی حقوق کے معاملے میں بھی کبھی مذہب کی تفریق کو کسی انسان پر ظلم کے لئے استعمال نہیں ہونے دیا۔ اور جہاں تک حکومت کا تعلق ہے کامل عدل کے ساتھ حکومت فرمائی (۔)

عدل کا قابل تقلید نظام

اسلام عدل کی حکومت کی تعلیم دیتا ہے اس کے سوا کسی اور شرعی حکومت کی تعلیم قرآن کریم میں کہیں نہیں ملتی۔ جہاں تک شریعت کی حکومت کا تعلق ہے اس کا تعلق دلوں سے اور کردار سے ہے جہاں تک دنیاوی حکومتوں اور سیاسی حکومتوں کا تعلق ہے اس ضمن میں آپ سارا قرآن پڑھ کر دیکھ لیجئے ہر جگہ آپ کو یہی تعلیم دکھائی دے گی انصاف سے کام لو عدل سے کام لو۔ عدل اور احسان سے کام لو اور بنیادی اصول جو دنیا کی ہر حکومت کے سامنے حکومت کرنے کی غرض سے پیش فرمایا گیا ہے وہ عدل اور انصاف ہی کا اصول ہے اور اسی اصول پر تمام اسلامی عدل کا نظام قائم تھا۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک مسلمان کو پیش کیا گیا جس پر یہ الزام تھا کہ غیر مسلم کو اس نے قتل کر دیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسلمان کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا (۔) ذمیوں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔

(نصب الرایہ فی تعلید احادیث الہدایہ جلد ۴، صفحہ ۳۳۶)

ایک دفعہ حضرت عمرو بن عاص والئ مصر کے بیٹے نے ایک غیر مسلم کو ناحق مارا خلیفۂ وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب اس کی شکایت ہوئی تو انہوں نے برسرِ عام گورنر مصر کے بیٹے کو اس غیر مسلم مصری سے مار کا بدلہ دلوا دیا۔ کہ گورنر کا بیٹا تھا اسے بدلہ دلوایا اور فرمایا (ترجمہ) کب سے تم نے اور کیسے؟ بنی نوع انسان کو اپنا غلام بنا لیا ہے حالانکہ انکی ماؤں نے تو ان کو آزاد جنا تھا۔ کتنا عظیم الشان مساوات کا عالمی تصور پیش فرمایا گیا ہے کہ کسی انسان کو کسی دوسرے انسان کو اس کے بنیادی حقوق کے لحاظ سے غلام بنانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہر ماں آزاد بچے جنتی ہے اور مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ انکی آزادی کی حفاظت کریں۔

حضرت علیؓ کے زمانے میں بھی یہی انصاف کا تصور قائم تھا ایک دفعہ ایک مسلمان کو پکڑ کر لایا گیا کہ اس نے ذمی کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصاص میں اس مسلمان کو قتل کئے جانے کا حکم فرمایا مقتول کے ورثاء نے قاتل سے معاوضہ لے کر اسے معافی دے دی اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بلایا اور کہا دیکھو اسلام تمہارا حق قائم کرتا ہے اور میں یہ حق تمہیں دلواؤں گا اس لئے مجھے بتاؤ کہ کیا تم پر کسی قسم کا دباؤ ڈالا گیا ہے کوئی دھمکیاں دی گئی ہیں جو تم نے یہ خون معاف کر دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہرگز ہم پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ ہم نے یہ سوچا کہ اگر ہم نے اس قاتل کو قتل کروا دیا۔ مرنے والا تو واپس نہیں آئے گا۔ لیکن اس کے بچے اور پسماندگان جو پیچھے رہ گئے ہیں وہ بہت غریب ہیں اور یہ بہت بڑی رقم ان کو دے رہے ہیں۔ اس لئے انکی زندگی اچھی طرح گزر جائے گی۔ اس لئے ہم نے خود اپنی طرف سے یہ فیصلہ کیا ہے تب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فیصلے کو تسلیم کر لیا اور اس مسلمان کی جاں بخشی کی۔

یہ تو وہ اسلامی تعلیم ہے جو قرآن اور حدیث اور سنت اور خلفائے راشدین کے طرزِ عمل سے ثابت ہے کہ اسلامی حکومت کا بنیادی تصور عدل کا تصور ہے اور احسان کا تصور ہے وہ تمام مذاہب سے یکساں سلوک کرتا ہے تمام رنگوں سے یکساں سلوک کرتا ہے تمام قوموں سے یکساں سلوک کرتا ہے۔ ہر انسان کو ایک ایسی آزادی نصیب ہے جو وہ ماں کے پیٹ سے خدا کی طرف سے لے کر آتا ہے اور اسلام کسی کو اجازت نہیں دیتا کہ اس آزادی پر تبر رکھ سکے تمام شہری برابر حقوق لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ یہ وہ اسلامی تعلیم ہے جو (۔)

مذہبی تنگ نظری کے مظاہرے

قرآن اور سنت اور احادیث اور اسوۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے حاصل کی ہے اس کے برعکس آج کے (مذہبی تنگ نظر) جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اپنے اپنے مذہب کو بگاڑ رہے ہیں اور جانتے بوجھتے ہوئے کہ اس کے کیا نتائج ظاہر ہوں گے ان کو قطعاً کوئی پرواہ نہیں کہ خلقِ خدا کن مصائب کا شکار ہو جائے گی۔ اگر ان کے تعصب کو مذہب کا نام دیکر مذہب کی حرمت کے ساتھ دنیا میں رائج کیا گیا۔ یہ جو واقعہ بابری مسجد کا گزرا ہے جس کے نتیجے میں ہندو پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ نفرت کی لہریں دوڑ گئی ہیں۔ نفرت کی لہروں نے انسانی ذہنوں کو مسموم کر کے رکھ دیا ہے۔ ظلم کی حد ہے کہ انگلستان میں مندروں کو بھی جلایا گیا۔ مساجد کو بھی جلایا گیا اور سکھوں کے گوردواروں کو بھی۔ عقل سے سوچنا چاہئے کہ اگر اس نفرت کا کچھ جواز بھی ہے تو زیادہ سے زیادہ ہندو مسلمان آپس میں لڑ مرتے (۔) مگر سکھوں بیچاروں کو بیچ میں گھسیٹنے کا کیا مقصد تھا کیسی جہالت کی بات ہے۔ وہ پہلے ہی بیچارے اپنے حقوق کیلئے وہاں نبرد آزما ہیں کئی قسم کی مشکلات کا شکار ہیں۔ کئی قسم کے غلط مشوروں کے نتیجے میں نقصان اٹھا رہے ہیں لیکن اوپر سے مسلمان بھی ان کی دشمنی میں اٹھ کھڑے ہوں اور پھر خواہ مخواہ اچھی بھلی ایک دوست قوم کو اپنا دشمن بنا لیں۔ جہالت کی حد ہے!! اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں اس مضمون پر (اللہ نے چاہا) تو آخری دن کے خطاب میں ذکر کروں گا کہ احمدیت نے اس سلسلے میں کیا عالمی کردار ادا کرنا ہے اور قادیان کو اس معاملے میں کون سا اہم تاریخی کردار ادا کرنا ہے لیکن سرِدست میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ نفرتوں کی تعلیم خدا کی طرف سے نہیں خدا کے پاک برگزیدہ انبیاء کی طرف سے نہیں بلکہ بگڑے ہوئے زمانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بد (مذہبی تنگ نظر) کی طرف سے ہے ۔

غیر مسلموں کے بارے میں علماء کا افسوسناک طرز عمل

آپ کو شاید یہ یاد ہو بعض تو اس وقت شاید پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اس وقت ۱۹۵۳ء میں جب احمدیوں کے خلاف سارے پاکستان میں فسادات کی آگ بھڑکائی گئی اور ہزارہا گھروں کو مسمار کیا گیا دکانوں کو لوٹا گیا احمدیوں کو گھر سے بے گھر کیا گیا ۔ قتل و غارت عام تھا ۔ اس کے بعد ایک عدالت حکومت کی طرف سے قائم کی گئی جس کا نام تھا ؛

تحقیقاتی عدالت برائے تحقیقاتِ فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء ۔

اس میں جب مختلف علماء پیش ہوئے تو جسٹس منیر اور جسٹس کیانی نے ان سے پوچھا کہ تمہارا تصور حکومت ہے کیا ۔ یہ تو بتاؤ کہ تم کس قسم کا انصاف اسلام کے نام پر قائم کرو گے ۔ اس پر جو انہوں نے جواب دیا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جج بوکھلا گئے ۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر تمام غیر مسلموں کو یا ان کو جن کو تم غیر مسلم سمجھ رہے ہو ہر انسانی حق سے محروم کردو گے ۔ اس خدا نے کیسے تمہیں اجازت دی ہے ۔ لیکن تمام علماء ہر طبقۂ فکر کے علماء اس بات پر آخر وقت تک قائم رہے ---------

---

ہمیں خدا جبر کی اجازت دیتا ہے اور جبر سے ہم ضرور کام لیں گے اس پر انکو سمجھانے کی خاطر معزز ججوں نے ہندوستان کے حوالے سے کچھ سوال کئے ۔ انہوں نے کہا کہ دیکھو اگر تمہیں اپنی شریعت کو سیاست میں داخل کرنیکی اجازت ہے اور سیاسی حکومت کو شریعت کے تابع چلانے کی اجازت ہے اور یہ اجازت ہے کہ شریعت کا جو بگڑا ہوا تصور تمہارے دماغوں میں ہے اسے حکومت پر نافذ کردو اور اس کے تابع حکومت چلاؤ تو ذرا سوچ کے دیکھو کہ ہندوستان میں اس سے مسلمانوں پر کیا گذرے گی ۔ ہندوستان میں ہندو بھاری اکثریت میں ہیں ۔ ان کی بھی ایک شریعت ہے اور ان کی شریعت تمہاری شریعت کے مقابل پر جو تم نے سوچ رکھی ہے غیر ہندوؤں کے لئے بہت زیادہ سخت ہے ۔ اور اتنی شدید ہے کہ اس شریعت کو اگر نافذ کر دیا جائے تو مسلمان کلیتہً نیست و نابود ہو جائیں گے ۔ کیا تم نے اس بات کو بھی سوچا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہاں ہندو بھی یہی کہیں گے اور یہی کریں گے جب مولانا مودودی سے یہ سوال کیا گیا اور عدالت نے پوچھا کہ اگر ہم پاکستان میں اس شکل کی اسلامی حکومت قائم کریں تو کیا آپ ہندوؤں کو اجازت دیں گے کہ وہ اپنے دستور کی بنیاد اپنے مذہب پر رکھیں تو مودودی صاحب نے فرمایا یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں ۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء)

اب آپ سوچیں کہ اب جو وہاں ہندو ازم کو قوت ملی ہے اور ہندو پرست طاقتیں سیاست میں ابھر رہی ہیں اور یہ آواز اٹھا رہی ہیں کہ اگر پاکستان میں مولوی کا اسلام نافذ کیا جا سکتا ہے تو یہاں ہندو کا ہندومت کیوں نافذ نہیں کیا جا سکتا ۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ؟ جیسا کہ میں نے کہا کہ (مذہبی تنگ نظری) کی بدبختی ہے جس نے تمام عالم میں فساد برپا کر رکھا ہے اور اب جو ردّ عمل دکھایا گیا ہے پاکستان میں اس ردّ عمل نے ان ہندو نواز طاقتوں کو مزید تقویت عطا کر دی ہے اور اگر تفریقیں اب زیادہ گہری جڑیں پکڑ جائیں اور ان کا زہر سارے ملک میں پھیلتا چلا جائے تو کون کہہ سکتا ہے کہ پاکستان کے متشدد علماء اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے جن کو آج سے بہت سال پہلے عدالت عالیہ نے کھول کر سمجھا دیا تھا اور دکھا دیا تھا کہ اس غلط طرز عمل کا نتیجہ ہندوستان میں کیا نکلے گا ۔ لیکن انہوں نے قطعاً کوئی پرواہ نہیں کی ۔ ایک کے بعد دوسرا مولوی آیا اور ہر ایک نے یہی مؤقف لیا کہ ہاں ہم جانتے ہیں کہ جتنے ہم پاکستان میں ہیں ۔ اتنے ہی مسلمان ہندوستان میں بھی لیکر زیادہ ہونگے کروڑوں ہیں اور وہ سارے کے سارے اگر ہندو شریعت وہاں نافذ ہو جائے تو انسان کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم رہ جائیں گے اور محض ذلیل و رسوا ہو کر صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے لیکن ہمیں اسکی کچھ بھی پرواہ نہیں ۔ ہم تو امن میں ہیں ۔

ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ ہندوؤں کا ہندوستان میں رہتے ہوئے یہ حق تسلیم کریں گے کہ وہ اپنے ہاں ہندو دھرم کے مطابق مملکت قائم کر لیں ۔ جواب ، جی ہاں !

پھر سوال کیا گیا اگر اس نظام حکومت میں منو شاستر کے تحت مسلمانوں سے ملیچھوں یا شودروں کا سلوک کیا جائے تو کیا آپ کو اعتراض ہوگا ۔ مولانا نے فرمایا " ہرگز نہیں حضور " کوئی اعتراض نہیں (۔) ہندو اپنی اکثریت کے باوجود خود اپنے مذہب کو اپنے ملک میں نافذ نہیں کرنا چاہتا تھا ۔ آج بھی نہیں کرنا چاہتا ۔ لیکن یہ پاکستان (کے لوگوں کی مذہبی تنگ نظری) ہے جس نے ایسی منفی تصویر وہاں پیدا کر دی ہے اور ہر مذہب کے خلاف منفی طاقت کو قوت عطا کی ہے ۔ کیا (اللہ تعالیٰ پناہ دے) اس منفی طرز عمل کا کوئی دور کا تعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی تعلیمات سے ہے ؟ جو اس تعلق کا تصور بھی باندھے میں سمجھتا ہوں اس پر بھی استغفار لازم ہے ۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک تعلیمات کا آج کے (مذہبی تنگ نظر) کی سوچ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ۔ وہ تعلیمات یہ ہیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی تھیں (۔) مودودی صاحب کے ساتھیوں میں سے میاں طفیل محمد صاحب سابق امیر جماعت اسلامی آج بھی زندہ ہیں ۔ ان سے بھی یہی سوال کیا گیا ۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ مجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے جو کچھ کرنا ہے ہندو کر گزریں ہم تے اپنے ملک میں اپنے سوچ کی اسلامی مملکت جسے وہ اسلامی قرار دیتے ہیں ضرور قائم کرتی ہے ۔ قاضی سراج الدین صاحب آئے انہوں نے بھی یہی جواب دیا ۔ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری آئے انہوں نے بھی یہی جواب دیا (۔)

احمدیت اس لئے قائم کی گئی ہے کہ ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا ہم اپنی زندگیاں پیش کر دیں گے ہم اپنے خون کے آخری قطرے (دین حق) کی بھینٹ چڑھا دیں گے مگر (دین حق) کو (مذہبی تنگ نظری) کی بھینٹ نہیں چڑھانے دیں گے (نعرے)

ہر نومولود بچہ آزاد ہے

ایک تو یہ اسلام کا تصور ہے نہایت بھیانک تصور جو دراصل (مذہبی تنگ نظر) کی ذہنیت کا تصور ہے ، یہ بگڑی ہوئی اخلاقی صورتیں ہیں ۔ یہ مسخ شدہ نفسیاتی کیفیات ہیں جن کا اسلام تو درکنار انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے ایک بین الاقوامی انسانیت ہے وہ لعنت ڈالتی ہے ہر ایسے تصور پر جس میں کسی نام پر بھی دوسرے انسان کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم کیا جائے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اور سب سے بڑھ کر حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آزاد ماؤں کے آزاد بچوں کا ایک حق تسلیم کیا ہے بلکہ ہر ماں کے بچے کو آزاد قرار دیا ہے چاہے وہ غلام ماں کا بچہ ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خوب کھول کر یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان آزاد ہے کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ انسان کی آزادی کو اپنے پاؤں تلے کچلے یا اُسے اپنے منحوس تصورات کی بیڑیاں پہنا دے ۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی (۔) آخری کتاب میں سے میں چند الفاظ ، آپ کی تحریر ، پیش کرتا ہوں جس کا نام " پیغام صلح " ہے جو اپنی وفات کے قریب آپ نے لکھی اور آپ کے وصال کے بعد شائع ہوئی ۔ گویا آخری وصیت ہے جو اہل ہندوستان کے نام آپ نے کی تھی آج اگر ہندوستان کو کسی نصیحت کی ضرورت ہے تو یہی پاک نصیحت ہے جس کی پیروی کے ذریعے ہندوستان دوبارہ امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا :

" یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی طریق پر حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں ۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے ۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے بلکہ اب ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے اگر ایک پر کوئی تباہی آجاوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبّر اور مشیخت سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ خود بھی داغِ حقارت سے نہیں بچے گی اور اگر کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی سے قاصر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ ہی اٹھائے گا ۔ جو شخص ان دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اُس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے ۔ آپ لوگ بفضلہٖ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے ہیں اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی کو اختیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسبِ حال ہے“

پھر حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) تحریر فرماتے ہیں:

”ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا تا اس آگ کو بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے“

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا تھا۔ یہ آپ ہی کا وجود ہے جس سے تمام دنیا کے لئے رحمت کے سوتے پھوٹیں گے (۔) حضرت محمد مصطفےٰؐ کا ایک حوضِ کوثر ہے آپؐ کی رحمت کے پانی کا ایک دوسرا نام ہے (۔) یہی وہ پانی ہے جو نفرتوں کی آگ کو ٹھنڈا کرسکتا ہے۔ اس کے سوا آج دنیا کے لئے کوئی پانی نہیں جو کسی امن کی ضمانت دے جو ان کے سینوں کی بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر سکے (۔)

اہلِ قادیان اور اہلِ ہندوستان کو محبت بھرا اسلام

اب میں اہلِ قادیان کو ایک دفعہ پھر محبت بھرا سلام دیتا ہوں۔ وہ کشمیر سے آئے ہوئے احمدی (۔) جن کے چہروں سے محبت اس طرح ٹپکتی تھی اس طرح پھوٹتی تھی کہنا چاہیئے، جس طرح کشمیر میں خدا کی عنایت سے چشمے پھوٹتے ہیں وہ دور دراز کے ہندوستان کی جماعتوں سے آنے والے غریب لوگ جیسا کہ اڑیسہ یا بہار یا جنوبی ہند سے آنے والے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے سوکھے ہوئے لوگ آئے ہیں غربت اور فاقوں اور مصیبتوں کے مارے ہوئے لیکن قادیان کی فضا میں آکر یوں لگتا تھا کہ جیسے سوکھے دھانوں پر پانی پڑ گیا ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان کے چہرے بشاش ہو گئے۔ ان کی ساری تکلیفیں اور کلفتیں دُھل گئیں۔ ایسے تازہ روح اور تازہ قدم اور تازہ بدن دکھائی دیتے تھے کہ ان پہ نظریں پڑتی تھیں تو محبت بن کر پڑتی تھیں اور اے پاکستان سے آنے والو جو بڑی خواہشیں لے کر وہاں آئے تھے کہ شاید مجھ سے بھی ملاقات ہوسکے میں تمہیں بھی محبت بھرا اسلام دیتا ہوں۔ تمہیں اہلاً وسہلاً کہتا ہوں خدا نے ایک دیدار کے سامان مہیا فرما دئے ہیں دعائیں کرو تو بعید نہیں کہ وہ آمنے سامنے کا دیدار بھی کرا دے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سلام)

آیئے اب ہم افتتاحی دعا میں شامل ہو جائیں۔ (اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی جس میں دنیا بھر کے مختلف ممالک میں ڈش انٹینا کے ذریعے اس جلسہ میں شامل ہونے والے احمدیوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ سلام کہہ کر تشریف لے گئے۔ روانگی سے پہلے چلتے چلتے حضور ایدہ اللہ نے ایک کاغذ ملاحظہ فرمایا اور دوبارہ مائیک پر تشریف لائے اور فرمایا)

بابا انوپ سنگھ صاحب کا یقین

قادیان سے ہمارے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی اطلاع ہے کہ خدا کے فضل سے قادیان میں بڑی عمدگی سے انتظامات جاری ہیں ساری دنیا سے آئے ہوئے مہمان بڑی محبت کے ماحول میں جلسے میں شامل ہیں اور ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جسے آپ یعنی انگلستان کی جماعت والے بڑی اچھی طرح جانتے ہیں۔ بابا انوپ سنگھ صاحب بیدی جو ڈیرہ بابا نانک کے معزز ترین انسان ہیں۔ حضرت بابا گورو نانک صاحب کی اولاد میں سے اس وقت آپ کے خاندان کے سربراہ ہیں۔ وہ تشریف لائے تھے جو جماعت احمدیہ انگلستان نے جس طرح بے اختیار ان سے محبت کا سلوک کیا وہ بے حد گرویدہ ہو کر یہاں سے گئے ہیں۔ کوئی جگہ نہیں ایسی جہاں وہ بڑی محبت سے آپ سب کا ذکر نہ کرتے ہوں اور اس عاجز کا ذکر نہ کرتے ہوں۔ قادیان کے جلسے میں وہ ڈیرہ بابا نانک سے حاضر ہوئے اور مختصر تقریر میں یہ کہا (خلاصہ انہوں نے پیش کیا ہوگا) کہ ایک کنبہ یا ایک شہر کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے (حضرت امام جماعت) کی ۱۳۰ ممالک میں جے جے کار ہو رہی ہے۔ مجھے یقین ہے (یہ بات جو میں آپ کو سنانی چاہتا ہوں۔ خدا کرے کہ ان کا یہ یقین سو فیصد سچا ثابت ہو) مجھے یقین ہے کہ پانچ سال کے اندر اندر جماعت دس گنا زیادہ ترقی کر جائے گی (اللہ نے چاہا تو)

(احباب کرام کے زبردست نعروں کی گونج میں حضور ایدہ اللہ جلسہ سے رخصت ہوئے)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

فدائے بازوئے آناں ہزار زاہد باد
کہ جانِ شاں بَرہِ دینِ حق فدا باشد

جن لوگوں کی جان دینِ حق پہ فدا ہو جاتی ہے وہ اپنی اس قربانی کی وجہ سے اس بات کے مستحق ہو جاتے ہیں کہ ہزاروں عبادت گذاروں کو ان کے بازو پر قربان کر دیا جائے۔

گرفتگانِ محبت ۔ مسخّرانِ جمال
روندگان رہے کاں رَہِ فنا باشد

وہ خدا کی محبت کے اسیر ہوتے ہیں اور خدا کے حسن نے انہیں تسخیر کر لیا ہوا ہوتا ہے۔ وہ ایسی راہ پر چلنے والے ہوتے ہیں جسے فنا کا راستہ کہا جاسکتا ہے۔

حضور نے ان دو اشعار میں خدا تعالیٰ سے محبت اور اس سے محبت کی بنیاد کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ لوگ ہمہ وقت اپنی جان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور جو لوگ اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اور دینِ حق کے فروغ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں وہ اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ ہزاروں ایسے لوگ جو اپنے اپنے حجرے میں بیٹھ کر عبادت کرتے رہتے ہیں انہیں ان کے بازو پر قربان کر دیا جائے بازو پر قربان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ وہ لوگ بھی محنت سے کام لیتے ہیں اپنے زور بازو سے کام لیتے ہیں لیکن دینِ حق پر فدا ہونے والے کے بازو کی طاقت ان کی طاقت سے بہت زیادہ ہوتی ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ عبادت گزاری نہایت ضروری ہے لیکن جو لوگ خدا پر قربان ہو جاتے ہیں وہ ان لوگوں سے بہت آگے نکل جاتے ہیں جو ساری عمر اپنے آپ کو عبادت میں معروف رکھتے ہیں۔ یہ قربان ہونے والے لوگ حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں اور ان کی اس محبت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا حسن و جمال ہے جو انہیں تسخیر کر لیتا ہے اور یہی محبت انہیں اس بات پر مائل کرتی ہے کہ وہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار رہیں۔ چنانچہ جس راہ پر وہ چلتے ہیں اسے فنا کا راستہ کہا جاسکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا کا مطلب اصل میں بقا ہے وہی لوگ حقیقی زندگی پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا ہونے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے دل کی آنکھوں کو توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے حسن و جمال کو دیکھ سکیں اور ہر وقت اس سے محبت کرتے ہوئے ایسی راہ پر چلیں جو فنا کی راہ کہی جاسکے اور درحقیقت بقا کا باعث ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

پتہ درکار ہے

○ ”محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۹۲۴۵ اہلیہ مکرم سید کرم شاہ صاحب ٹیچر ایم۔ بی۔ ہائی سکول گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور صاحب کو علم ہو تو ان کے موجودہ پتہ سے دفتر ہٰذا کو مطلع فرماویں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

○ محترمہ محمدی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبد الخالق صاحب وصیت نمبر ۹۲۹۹ مدرس مڈل سکول ملکہ ہانس ضلع ساہیوال کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ یا کسی اور صاحب کو علم ہو تو ان کے موجودہ پتہ سے دفتر ہٰذا کو مطلع فرمادیں“

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا
مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۴۱ میں محمد شفیق ولد اکبر علی صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد شفیق ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالکریم بھٹی وصیت نمبر ۲۶۵۹۷ گواہ شد نمبر ۲۔ نصیر احمد ابن بشیر احمد وصیت نمبر ۲۶۵۷۴۔

مسل نمبر ۲۸۷۴۲ میں شاہینہ کوثر بنت چوہدری رحمت علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹/۴ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۱۹۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ۶ تولہ۔ مالیتی ۱۵۱۸۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۸۵۶ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شاہینہ کوثر بنت چوہدری رحمت علی ۲۹/۴، دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری رحمت علی والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد افضل ولد محمد ابراہیم ۱۴/۲، دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۴۳ میں روبینہ رحمت بنت چوہدری علی صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹/۴، دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ رحمت ۲۹/۴، دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری رحمت علی والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر محمود احمد ۱۴/۲۳ دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۴۴ میں مبشرہ کوثر بنت چوہدری رحمت علی صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹/۴، دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ کوثر بنت چوہدری رحمت علی ۲۹/۴، دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری رحمت علی والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ ذوالفقار احمد برادر موصیہ۔

بقیہ صفحہ ۸

○ ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا ہے کہ پاکستانی حکمران امریکہ سے اچھے تعلقات قائم کریں ورنہ نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہیں۔ محبوب الحق نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں امریکی رویے سے صدر غلام اسحٰق خان اور وزیر اعظم نواز شریف کو آگاہ کر دیا ہے۔ یہ باتیں خلیج کے ایک اخبار نے شائع کی ہیں۔

○ سرائیوو ائیرپورٹ کی سڑک پر چالیس فوجیوں نے بوسنیا کے نائب وزیر اعظم کی گاڑی روکی اور ان پر گولی چلا دی جس سے وہ ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ گئے۔ اب مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس مسئلے پر بحث کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس بلایا جائے۔

○ لبنان کا کہنا ہے کہ وہ ۴۱۵ فلسطینیوں کی بے دخلی کے معاملے پر عرب سربراہ کانفرنس بلانے کا مطالبہ کرے گا۔

○ ہنگری میں ماؤں نے اپنے حقوق کے لئے ایک الگ سیاسی پارٹی بنا لی ہے۔ تنظیم کی سربراہ نے اپنے مطالبات بتلاتے ہوئے کہا جن بچوں کی عمر تین سال سے زیادہ ہے انہیں حکومت مفت ادویہ اور ہول سیل سے کپڑے فراہم کرے دس سال تک کی عمر تک پہنچنے والے بچوں کی ماؤں کے لئے ملازمت کے قواعد میں لچک پیدا کی جائے۔

○ اگرچہ صدر صدام نے کہا تھا کہ وہ طیارہ شکن میزائل نہیں ہٹائے گا لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ عراق نے اپنے جنوبی علاقہ سے طیارہ شکن میزائل ہٹا لئے ہیں۔ میزائل اپنی گذشتہ جگہ پر نہیں ہیں کیونکہ موسم خراب ہے اور تاریکی پھیلی ہوئی ہے اس لئے یہ علم نہیں ہو سکا کہ انہیں کہاں لے جایا گیا ہے اور جب تک یہ پتہ نہ چل جائے کہ انہیں کہاں لے جایا گیا ہے۔ امریکی وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ بحران ختم نہیں ہو سکتا۔

○ بمبئی احمد آباد اور بڑودہ میں ہندوؤں نے پھر مسلمانوں پر حملے کئے ہیں اور اس مسلم کش فساد میں ۲۴ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ یہ ساری اموات دو دن میں ہوئیں۔ چار دنوں میں ان فسادات میں جتنے لوگ ہلاک ہوئے ان کی تعداد ۶۰ تک پہنچ گئی۔ بمبئی میں فوج طلب کر لی گئی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلم آبادیوں پر بموں سے حملے کئے جا رہے ہیں۔ ہندو انتہا پسندوں نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ مسجدوں کے قریب پوجا پاٹھ کریں گے اور ایسا کرنے سے مزید فسادات کا امکان بڑھ گیا ہے۔

○ سارک کانفرنس دوسری دفعہ بھی ملتوی ہو گئی ہے کہا جاتا ہے کہ بنگلہ دیشی مسلمانوں کی وارننگ کے بعد بھارتی وزیر اعظم نے سارک کانفرنس میں شرکت کا پروگرام منسوخ کر دیا۔

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

R.B T.S
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار۔ ربوہ
نئی اور جدید کراکری کے ساتھ
ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے
زیر نگرانی
رفیع الدین۔ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۰ جنوری۔ آسمان ابر آلود ہے۔ صبح سے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے جس سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ محمد نواز شریف نے ایک اعلیٰ سطح کی میٹنگ پر گورنر ہاؤس میں صدارت کرتے ہوئے کہا کہ منشیات کی لعنت نوجوانوں کی طاقت کو ملیا میٹ کر سکتی ہے اب وقت ہے کہ منشیات کے خلاف جہاد کی صورت میں کام کیا جائے۔ آپ نے منشیات کا دھندا کرنے والوں کی تنبیہہ کی کہ انہیں سختی کے ساتھ کچلا جائے گا۔

○ اب جبکہ بہاریوں کو بنگلہ دیش سے پاکستان لا کر انہیں مختلف علاقوں میں آباد کرنے کا سوال اٹھ رہا ہے۔ تو سندھ کی ہاری تحریک نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ کچا زمین بہاریوں کو دے دی جائے گی۔ یعنی یہ حق تو سندھیوں کا ہے لیکن بہاریوں کو چونکہ کہیں نہ کہیں بسانا مقصود ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ سندھ کی بعض زمینیں ان کے سپرد کر دی جائیں۔

○ ہمدرد فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اوقاف اسلامی پر مبنی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے جسٹس (ریٹائرڈ) شیخ انوار الحق اور جسٹس گل محمد خان نے کہا کہ حکومت وقف قائم کرنے والوں کی عزت اور حوصلہ افزائی کرے تاکہ حکومت کا بوجھ کم ہو سکے۔ اگر ایک قائم شدہ وقف اپنی آمدنی کا صحیح استعمال کر رہا ہے تو اس پر ٹیکس لگانا سود کے مترادف ہے۔ جسٹس انوار الحق نے یہ بھی کہا کہ بد قسمتی سے مسلمان حکمرانوں کو عوام کی فلاح و بہبود کا خیال نہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ جنرل آصف نواز کی موت سے فوجی قیادت میں اہم خلا پیدا ہو گیا ہے۔ ان کے جانشین کا انتخاب بڑا مشکل ہوگا مرحوم سیاست میں براہ راست عمل دخل سے دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔

○ کراچی کی تاجر برادری نے کہا ہے کہ سندھ میں فوجی آپریشن کی صورتحال تو بہتر ہے لیکن آئندہ صورت حال مشکوک ہے۔ اگرچہ پہلے سے تو حالات بہتر ہوئے ہیں لیکن ابھی تک جرائم کا مکمل خاتمہ نہیں ہو سکا۔

○ بی بی سی نے جنرل آصف نواز کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا انتقال پاک فوج اور سیاستدانوں کے لئے بڑا صدمہ ہے۔ انہوں نے مشکل وقت میں فوج کی سربراہی سنبھالی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب امریکہ جوہری پروگرام کے باعث پاک فوج کی امداد ترک کر چکا تھا۔ جنرل آصف نواز اس کمی کو دوسرے ذرائع سے پورا کرنے کی کوشش میں تھے۔ وہ پاکستان کے اتحاد ثلاثہ یعنی صدر مملکت وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف میں ایک طاقتور شخصیت تھے۔ ان پر زبردست دباؤ تھا کہ وہ سویلین قیادت کی جگہ سنبھالیں مگر انہوں نے فوج کو سیاست سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کی۔

○ بتایا گیا ہے کہ جنرل آصف نواز کے والد، والدہ، بھائی اور دیگر کئی قریبی عزیزوں کا بھی ہارٹ اٹیک سے انتقال ہوا تھا۔

○ ۱۰ تاریخ کو بنگلہ دیش سے ۳۵۰ افراد پر مشتمل بہاریوں کا قافلہ لاہور پہنچنے والا تھا۔ وزیر اعلیٰ وائیں نے ان کا استقبال کرنا تھا۔ اور اسی روز انہیں اوکاڑہ کے قریب بستیوں میں بسا دیا جانا تھا۔

○ یہ خوش آئند خبر ہے کہ امریکی وزیر خارجہ نے صاف طور پر پاکستانی سفارت خانے کو اطلاع دے دی ہے کہ امریکہ پاکستان کو دہشت گرد نہیں سمجھتا۔ البتہ کشمیر کے حریت پسندوں اور بھارتی پنجاب میں پاکستان کی سرگرمیوں کا وہ جائزہ لیتا رہے گا۔

○ نئی دہلی میں ایک ہوائی جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا لیکن اس کے تمام مسافر زندہ بچ گئے۔ جہاز پر ۱۵۲ مسافر سوار تھے۔ جو دہلی ایئرپورٹ پر لینڈنگ کے دوران تین ٹکڑے ہو گیا اور اسے آگ لگ گئی۔

○ امریکی طیاروں کو یوگوسلاویہ کے قریب پرواز کرتے دیکھا گیا ہے۔

باقی ص ۷ پر

ماہر امراض بچگان کی فضل عمر ہسپتال میں آمد

○ مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب ماہر امراض بچگان مورخہ ۱۴ جنوری ۹۳ء بروز جمعرات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ ضرورت مند افراد سے درخواست ہے کہ براہ کرم قبل از وقت ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر کے حسب ضرورت وقت حاصل کر لیں۔ اور پھر مقررہ وقت پر ہسپتال تشریف لاویں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

دانت مت نکلوائیے
دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے
مسوڑھ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل علاج کے لیے تشریف لائیں
فل سیٹ کے ماہر
دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں
پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ میں آپکے پرانے خادم
فون: ۹۴۵۰
بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

HASHMI ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)
پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ۔
ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ:۔ ۵ مہران پلازہ ۹/G مرکز اسلام آباد
فون:۔ ۸۵۲۶۵۹ - ۲۵۳۵۲۶
۲۱۶۵۴۰

قدیمی ——— شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
○ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
○ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
○ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
○ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
○ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
○ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر: ۵۵۸

علاج اور مشورہ کیلئے ——— قدیمی، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ

سرکن اور اپھارہ
نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، سوزش پستان، ٹلک، جلد کی خرابی، جیر، چیچک، واہ، زہر باد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں نارگلٹی پیدا ہونا وغیرہ کے لئے۔ کیوریٹو ادویات حیوانات CURATIVE VETERINARY MEDICINES دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں۔
ویٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۴۷۱ / ۶۰۶